مطالعہ پاکستان (لازمی)	انٹر (پارٹ-II)	پرچہ II : (انشائیہ طرز)
وقت: 1 گھنٹہ 45 منٹ	2019ء (دوسرا گروپ)	کل نمبر: 40

(حصہ اوّل)

2- درج ذیل میں سے کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) سائنٹیفک سوسائٹی کب اور کس نے قائم کی؟

جواب: سائنٹیفک سوسائٹی 1863ء میں سرسید احمد خان نے قائم کی۔

(ii) 1946ء کی عبوری حکومت کے کوئی دو مسلم لیگی وزرا کے نام لکھیے۔

جواب: 1946ء کی عبوری حکومت کے دو مسلم لیگی وزرا کے نام درج ذیل ہیں:

1- لیاقت علی خان 2- عبدالرب نشتر

(iii) بھارت نے ریاست جونا گڑھ پر کس طرح قبضہ کیا؟

جواب: جونا گڑھ کا نواب مسلمان تھا لیکن آبادی کی اکثریت غیر مسلم تھی۔ یہ ریاست کراچی سے 480 کلومیٹر دور تھی۔ آبادی سات لاکھ کے لگ بھگ تھی۔ نواب نے پاکستان سے الحاق کا اعلان کر دیا۔ بھارت کے گورنر جنرل ماؤنٹ بیٹن نے الحاق کو تسلیم نہ کرنے اور جونا گڑھ کو بھارت کا ایک حصہ ثابت کرنے کے حق میں دلائل دیے۔ پاکستان نے نواب جونا گڑھ کے الحاق کے اعلان کو قبول کرتے ہوئے ایک خط جاری کر دیا جس کی نقل گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو بھی بھیجی گئی۔ بھارت نے پاکستان کی توثیق کو اپنے اندرونی معاملات میں مداخلت سے تعبیر کیا۔ جونا گڑھ کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا اور خوراک و دیگر ضروریات ریاست کے اندر جانے کی اجازت نہ دی گئی۔ بھارتی افواج نے جونا گڑھ میں داخل ہو کر اس کے دارالحکومت پر قبضہ کر لیا۔

(iv) مہاجرین کی آباد کاری کے لیے قائد اعظمؒ کے کوئی دو اقدامات لکھیے۔

جواب: مہاجرین کی آباد کاری کے لیے قائد اعظمؒ کے دو اقدامات درج ذیل ہیں:

1- انھوں نے اپنا ہیڈ کوارٹر کراچی سے لاہور منتقل کر دیا۔ تاکہ وہ اپنے سامنے مہاجرین کو آباد

کرنے کے لیے بنائے گئے منصوبوں پر عمل درآمد کرا سکیں۔

2- مہاجرین کی مدد کے لیے اہلِ ثروت کو دعوت دی۔ قائداعظمؒ ریلیف فنڈ برائے مہاجرین قائم کیا گیا۔ عوام نے بڑے کھلے دل سے ریلیف فنڈ میں رقوم جمع کرائیں۔

(v) پاکستان کے شمالی پہاڑی علاقوں سے متعلق دو نکات تحریر کیجیے۔

جواب: پاکستان کے شمالی پہاڑی علاقوں سے متعلق دو نکات درجِ ذیل ہیں:

1- شمالی پہاڑی سلسلے مغرب سے مشرق کی طرف پھیلے ہوئے ہیں۔

2- شمالی پہاڑی سلسلے کی لمبائی تقریباً 2430 کلومیٹر ہے۔

(vi) معاشی عدم توازن سے کیا مراد ہے؟

جواب: پاکستان اپنے قیام سے ہی معاشی عدم توازن کا شکار رہا ہے جہاں آمدن کم اور اخراجات زیادہ رہے ہیں، جس کی اصل وجہ ہمارے بجٹ میں غیر ترقیاتی اخراجات زیادہ اور ترقیاتی اخراجات کم ہیں۔ ہماری برآمدات کم اور درآمدات زیادہ ہیں، اس لیے بجٹ میں خسارہ معاشی عدم توازن کا شکار رہا ہے۔ ہمارے بجٹ کا سب سے بڑا حصہ قرضوں پر سود کی شکل میں ادا کرنا پڑتا ہے یا پھر فوجی اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ یہ دونوں اخراجات بجٹ کا 60 فیصد بن جاتے ہیں اور ترقیاتی اخراجات 40 فیصد سے بھی کم ہیں۔

(vii) بنیادی اُصولوں کی کمیٹی کی پہلی رپورٹ کب اور کس کے دور میں پیش ہوئی؟

جواب: بنیادی اُصولوں کی کمیٹی کی پہلی رپورٹ 28 ستمبر 1950ء کو لیاقت علی خان کے دور میں پیش ہوئی۔

(viii) پارلیمنٹ کے مالیاتی اختیارات سے متعلق دو نکات تحریر کیجیے۔

جواب: پارلیمنٹ کے مالیاتی اختیارات سے متعلق دو نکات درجِ ذیل ہیں:

1- پارلیمنٹ کا ایوانِ زیریں یعنی قومی اسمبلی ہر سال بجٹ پاس کرتی ہے۔

2- حکومت کو نئے ٹیکس لگانے یا ٹیکس ختم کرنے کے لیے پارلیمنٹ سے منظوری لینی پڑتی ہے۔

(ix) ڈینگی بخار کا کیا علاج ہے؟

جواب: ڈینگی بخار ہو جانے پر بخار کی شدت کم کرنے کے لیے پیراسیٹامول دی جاتی ہے۔ مریض کو اسپرین یا ڈسپرین دینے سے اجتناب کیا جاتا ہے۔ اسے زیادہ پانی یا سکنجبین دی جاتی ہے اور مکمل آرام کا مشورہ دیا جاتا ہے۔

3- درجِ ذیل میں سے کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) پاکستان کے دو مشہور میلوں اور عرسوں کے نام لکھیے۔

جواب: پاکستان کے دو مشہور میلوں اور عرسوں کے نام درجِ ذیل ہیں:

1- لاہور فورٹریس سٹیڈیم میں ہارس اینڈ کیٹل شو

2- عرس حضرت مادھولال حسینؒ (میلہ چراغاں)

(ii) وادیٔ سندھ کے قدیم باشندے کس قسم کے جنگی آلات اور اوزار استعمال کرتے تھے؟

جواب: وادیٔ سندھ کے قدیم باشندے تلوار، نیزے، بھالے، تیر کمان، کلہاڑی، خنجر، آری اور چاقو جیسے جنگی آلات سے آگاہ تھے۔ یہ ہتھیار زیادہ تعداد میں دریافت نہیں ہوئے اور کوئی بھی ہتھیار لوہے کا بنا ہوا نہیں تھا۔ کانسی اور تانبے کے ہتھیاروں سے جنگ کی جاتی تھی۔

(iii) بلوچی شاعری کے حوالے سے رزمیہ شاعری کے موضوعات لکھیے۔

جواب: بلوچی شاعری میں زیادہ اہم رزمیہ شاعری ہے۔ اس کے موضوعات میں ہمت، جاہ و جلال، غیرت اور بہادری شامل ہیں۔

(iv) اُردو زبان کی ترویج کے سلسلے میں دو شعرا کے نام لکھیے۔

جواب: اُردو زبان کی ترویج کے سلسلے میں دو شعرا کے نام درجِ ذیل ہیں:

1- مرزا محمد رفیع سوداؔ 2- میر تقی میرؔ

(v) جمہوریت کا قیام کیوں ضروری ہے؟

جواب: عدم جمہوریت کی کیفیت طبقاتی کشمکش پیدا کرتی ہے، جو قومی یکجہتی کے لیے نقصان دہ

ہے۔ جمہوریت کو صحیح معنوں میں قائم کرنے سے لوگوں میں احساسِ محرومی کم ہوتا ہے اور جذبہ قومی یکجہتی واتحاد بڑھتا ہے۔ اس لیے جمہوریت کا قیام بہت ضروری ہے۔

(vi) پاکستان کی دو اہم معدنیات کے نام لکھیے۔

جواب: پاکستان کی دو اہم معدنیات کے نام درجِ ذیل ہیں:

1- معدنی نمک 2- کوئلہ

(vii) پاکستان کی دو اہم درآمدات کے نام لکھیے۔

جواب: پاکستان کی دو اہم درآمدات کے نام درجِ ذیل ہیں:

1- ہر قسم کی مشینری 2- ٹرانسپورٹ کا سامان

(viii) کم عمری کی شادی کی کیا سزا ہے؟

جواب: پنجاب میں کم عمری کی شادی پر پابندی کا ایکٹ 2015ء میں پاس ہوا تھا۔ اس قانون کے تحت کوئی بھی شخص، جو اٹھارہ (18) سال سے کم عمر لڑکے اور سولہ (16) سال سے کم عمر لڑکی کی شادی کی مذہبی رسومات سرانجام دے گا، اسے 6 ماہ تک قید اور پچاس ہزار روپے جرمانہ کیا جا سکتا ہے۔ یہی سزا نکاح خواں اور کم عمر دولھا اور دلھن کے والدین پر بھی لاگو ہوگی۔

(ix) قومی سلامتی سے کیا مراد ہے؟

جواب: قومی سلامتی سے مراد ہے کہ ہمارا ملک ہر لحاظ سے اندرونی و بیرونی خطرات سے محفوظ رہے۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کا سب سے اہم مقصد قومی سلامتی و تحفظ ہے۔

(حصہ دوم)

نوٹ: مندرجہ ذیل سوالات میں سے صرف دو (2) کے جوابات لکھیے۔

سوال 4- مطالبۂ پاکستان کے پانچ محرکات بیان کیجیے۔ (8)

جواب: جواب کے لیے دیکھیے پرچہ 2017ء (دوسرا گروپ)، سوال نمبر 4۔

سوال :5- اچھے نظامِ حکومت کی راہ میں حائل رُکاوٹوں کا ذکر کیجیے۔ (8)

جواب : اچھا نظامِ حکومت:

اچھے نظامِ حکومت سے مراد حکومت کرنے کا ایسا فن ہے، جس میں تمام عوامی فیصلے و دیگر حکومتی معاملات صاف و شفاف طریقے سے سرانجام دیے جائیں۔

اچھے نظامِ حکومت میں رُکاوٹیں

اچھے نظامِ حکومت کو لاگو کرنے میں رُکاوٹوں کی وضاحت درجِ ذیل نکات کریں گے:

1- افسر شاہی کا روّیہ:

پاکستان کے قیام سے لے کر آج تک افسر شاہی انتہائی طاقتور رہی ہے۔ افسر شاہی نہ کسی کو اختیارات دینے کے حق میں ہے اور نہ کسی کے سامنے جوابدہ ہونے کے لیے تیار ہے۔ افسر شاہی کے اس روّیہ کی وجہ سے اچھے نظامِ حکومت کو لاگو کرنے میں بڑی رُکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ جب تک افسر شاہی کا روّیہ بدلا نہ جائے اس وقت تک اچھے نظامِ حکومت کا قیام ناممکن ہے۔

2- جاگیردارانہ نظام:

جاگیر دار اور زمیندار طبقہ بھی اچھی حکومت کے قیام کے راستے میں رُکاوٹ ہے۔ جاگیردارانہ نظام بھی پاکستان کو ورثہ میں ملا تھا۔ ابھی تک اسی طرح قائم ہے۔ ابتدا سے لے کر آج تک حکومتوں میں اس طبقہ کا کردار مؤثر رہا ہے۔ اس لیے انھوں نے کوئی ایسی پالیسی نہیں بننے دی جوان کے مفاد کے خلاف تھی یا اچھی حکومت کے لیے ضروری تھی۔

3- انتظامیہ کا سیاست میں ملوث ہونا:

پاکستان کی یہ بدقسمتی رہی ہے کہ انتظامیہ کے لوگ ہمیشہ کسی نہ کسی طرح سیاست میں ملوث رہے ہیں اور کوئی ایسا منتظم نہ تھا جو غیر جانبدار رہ کر نظامِ حکومت چلاتا۔ بہت سے افسر شاہی کے لوگ مخصوص سیاسی جماعتوں کی حمایت میں ملک کے قیمتی وسائل خرچ کرتے رہے ہیں۔

4- وسائل کی کمی:

اچھا نظامِ حکومت قائم کرنے کے لیے جدید دور کے تقاضوں کو پورا کرنا ضروری ہے یعنی اس کے لیے وسائل کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ پاکستان کے پاس وسائل کی کمی ہے۔ جس وجہ سے ہم اچھے نظامِ حکومت کی شرائط پر پورا نہیں اتر سکتے۔

5- آئینی تحفظات کا نہ ہونا:

پاکستان کے آئین میں بھی ایسے کوئی تحفظات نہیں ہیں جو اچھے نظامِ حکومت کے قیام میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ اگر کوئی سول انتظامیہ کا فرد اچھے نظامِ حکومت کی طرف قدم بڑھاتا ہے تو اس کو کئی قسم کی مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آئینی تحفظات نہ ہونے کی وجہ سے وہ قدم آگے بڑھانے کی بجائے پیچھے چلا جاتا ہے۔

6- احتسابی عمل کا نہ ہونا:

پاکستان میں احتساب کا نظام ابھی تک قائم نہیں ہو سکا حالانکہ ہر آنے والی حکومت احتساب کا نعرہ لگاتی ہے۔ اگر کوئی حکومت احتساب کا کوئی نظام قائم بھی کرتی ہے تو بڑا پیچیدہ ہوتا ہے، جس سے اس حکومت کے اہلکار بڑی مہارت سے بچ جاتے ہیں یا یہ حکومت صرف اپنے مخالفین کا احتساب کرتی ہے۔

7- ملازمین کی قلیل تنخواہیں:

پاکستان کے سرکاری ملازمین کی تنخواہیں بہت قلیل ہیں۔ وہ اپنی تنخواہوں میں اپنا اور اپنے خاندان کا گزر بسر نہیں کر سکتے۔ دوسری طرف ان کے پاس بے شمار اختیارات ہوتے ہیں۔ ایک دستخط کرنے سے کسی کو لاکھوں کا فائدہ ہو سکتا ہے لہٰذا وہ بھی اس فائدہ میں سرکاری ملازم کو حصہ دار بناتا ہے جو اچھے نظامِ حکومت کے قیام کے راستے میں بہت بڑی رُکاوٹ ہے۔

جواب:

پاکستان میں قومی یکجہتی وسالمیت کے مسائل

پاکستان کو قومی یکجہتی کے ضمن میں بے شمار مسائل کا سامنا ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1- معاشی پسماندگی
2- سیاسی شعور کا فقدان
3- علاقوں کی مساوی ترقی کا فقدان
4- تہذیبی وثقافتی اختلافات
5- لسانی ونسلی اختلافات
6- مخصوص طبقہ کا سیاسی تسلط
7- سیاسی وانتظامی اداروں میں انحطاط
8- مطلق العنان حکومتیں
9- علاقائی سیاسی جماعتیں
10- ناخواندگی

قومی یکجہتی کو درپیش مسائل کا حل

پاکستان میں قومی یکجہتی کو درپیش مسائل کو درج ذیل طریقوں سے حل کیا جا سکتا ہے:

1- خواندگی میں اضافہ:

پاکستان میں پڑھے لکھے لوگوں کی بجائے دولت مند افراد کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے جس سے تفرقہ پیدا ہوتا ہے جو کہ قومی یکجہتی واتحاد کے لیے نقصان دہ ہے۔ حکومت پاکستان کو چاہیے کہ وہ پڑھے لکھے لوگوں کی حوصلہ افزائی کرے تاکہ وہ سیاست میں آئیں اور سیاست کے ذریعے اسمبلیوں میں آئیں اور معاشرے کو سدھاریں جس سے قومی یکجہتی کی فضا پیدا ہوگی۔

2- علاقوں کی مساوی ترقی:

کسی ملک کے افراد میں اتحاد ویکجہتی اور قومی ہم آہنگی کا احساس پیدا کرنے کے لیے علاقوں کی مساوی ترقی کا بڑا دخل ہے۔ پاکستان میں کوشش کی جا رہی ہے کہ ملک کے تمام علاقوں کو برابر ترقی دی جائے۔ اسی لیے موجودہ حکومت نے بلوچستان کی ترقی کے لیے گوادر پورٹ کو فری پورٹ کر دیا ہے تاکہ ملک میں سرمایہ کاری ہو اور اس صوبے کی ترقی ہو۔ حکومت کا بہت بڑا کارنامہ ہوگا کہ بلوچستان، خیبر پختونخوا اور سندھ کو بھی ترقی میں پنجاب کے برابر لائے۔

3- جمہوریت کا قیام:

عدم جمہوریت کی کیفیت طبقاتی کشمکش پیدا کرتی ہے' جو قومی یکجہتی کے لیے مضر ہے۔ جمہوریت کو صحیح معنوں میں قائم کیا جائے تو اس سے لوگوں میں احساسِ محرومی کم ہوگا اور جذبۂ قومی یکجہتی و اتحاد بڑھے گا۔

4- علاقائی کی بجائے قومی سیاسی جماعتوں کی حمایت:

علاقائی جماعتوں کی تشکیل قومی یکجہتی و اتحاد کے لیے زہرِ قاتل ہیں لہٰذا لوگوں کو چاہیے کہ وہ علاقائی جماعتوں کی بجائے قومی سیاسی جماعتوں کی حمایت کریں۔

5- مخصوص طبقوں کی اجارہ داری کا خاتمہ:

پاکستان میں ابتدا سے ہی جاگیردار' سرمایہ دار اور حکومتی اختیارات کے مالک طبقوں کی اجارہ داری قائم رہی' جو قومی یکجہتی کے لیے نقصان دہ ہے۔ اس لیے قومی بقا' سلامتی اور ترقی کا تقاضا ہے کہ مخصوص طبقوں کی اجارہ داری کو ختم کیا جائے اور تمام طبقات کو آزادی کے ثمرات سے بہرہ ور ہونے کی اجازت دی جائے۔ جس سے لوگوں میں احساسِ محرومی کم ہوگا اور جذبۂ یکجہتی و اتحاد بڑھے گا۔

6- قومی اداروں کو مضبوط بنانا:

پاکستان کو تمام قومی اداروں کو مضبوط بنانا چاہیے۔ پاکستان میں یہ عام تاثر ہے کہ ہر آنے والی حکومت نے قومی اداروں کو برباد کیا ہے۔ اداروں کی کمزوری کی وجہ سے کم مراعات یافتہ لوگوں کو مراعات حاصل نہیں ہوسکتیں' جس سے قومی اتحاد پر گزند آتی ہے۔ لہٰذا قومی اداروں کو مضبوط کرنا چاہیے تا کہ وہ کم مراعات یافتہ لوگوں اور علاقوں کو ترقی دے سکیں۔

7- اصلاحات کا نفاذ:

پاکستان میں معاشی' سیاسی' معاشرتی اور مذہبی میدانوں میں اصلاحات کا نفاذ تمام ملک کے حصوں میں برابری کی بنیاد پر کرنا چاہیے تا کہ کسی علاقے کے لوگ یہ نہ کہہ سکیں کہ ہمیں اصلاحات

کے ثمرات سے کوئی فائدہ نہیں ملا۔ جب لوگوں میں یکسانیت کا احساس پیدا ہوگا تو قومی یکجہتی واتحاد خود بخود پیدا ہوگا۔

8- معاشی آسودگی:

پاکستان کے بہت سے علاقے وسائل کے اعتبار سے برابر نہیں ہیں۔ کئی علاقے کم زرخیز ہیں اور کہیں زرعی اجناس بکثرت ہوتی ہیں۔ اگر وسائل کو تمام علاقوں میں برابر برابر تقسیم کر دیا جائے تو ملک میں معاشی آسودگی آ سکتی ہے اور مخصوص علاقہ کے لوگوں میں احساسِ پسماندگی کم ہو سکتا ہے اور جذبۂ قومی یکجہتی واتحاد بڑھ سکتا ہے۔